دل کی بات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سید محمد کفیل بخاری

''کیوں روز روز آتے ہیں یہ زلزلے''

۲۶/ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو پاکستان کے تین صوبوں، خیبر پختون خوا، پنجاب اور بلوچستان میں دو پہر دو بج کر دس منٹ پر زلزلہ آیا، جس کی شدت 8.1 ریکارڈ کی گئی۔ شمالی علاقوں میں زیادہ نقصان ہوا، شہداء کی تعداد ۳۶۰ تک پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے زیادہ شدت والا زلزلہ تھا جس کی گہرائی ۹۵ کلو میٹر تھی اور ایک منٹ کے زلزلے نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہم اپنی تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود اس کے سامنے بے بس تھے۔ زمین کی ایک معمولی سی جنبش نے انسان کو اس کی اوقات یاد دلا دی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زلزلے کو قیامت کی نشانی قرار دیا ہے......

''یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ (الحج:۱)

ترجمہ: ''اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے، قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔''

قیامت کا زلزلہ سب سے بڑا ہوگا جس سے پوری کائنات تباہ ہو جائے گی۔ قیامت سے پہلے آنے والے زلزلے دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو تنبیہ ہے کہ وہ گناہوں سے باز آ جائے اور اپنے رب سے توبہ واستغفار کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زلزلہ آیا تو آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''تمھارا رب تم سے توبہ چاہتا ہے۔ تم توبہ کرو''

صحابہ نے سچی توبہ کی، قرآن نے اس کی گواہی دی، اللہ نے قبول کی اور انھیں ہمیشہ کے لیے معاف کر دیا۔

خلیفۂ راشد، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں زلزلہ آیا تو انھوں نے فرمایا:

''کوئی بڑا گناہ ہے جس کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ لوگو! توبہ کرو۔ پھر زمین پر اپنا کوڑا برساتے ہوئے فرمایا: کیوں ہلتی ہے؟ کیا عمر نے تجھ پر انصاف نہیں کیا۔''

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا:

زنا، شراب نوشی، رقص، گانا بجانا لوگوں کا مزاج بن جائے تو غیرتِ حق کو جوش آتا ہے۔

معمولی تنبیہ پر بھی توبہ کریں۔ ورنہ عمارتیں منہدم اور عالیشان محل خاک بن جاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں صراحت موجود ہے کہ جب عدل وانصاف کی جگہ ظلم وعدوان لے لے، زنا وشراب اور گناہِ کبیرہ عام ہوجائے، یتیم کا مال غصب ہو، ناحق قتل ہو تو پھر اللہ کا عذاب آتا ہے۔

یہ وقت انفرادی واجتماعی طور پر توبہ واستغفار کے اہتمام کرنے کا ہے، حکمران سوچیں کہ وہ قوم کے ساتھ عدل و انصاف کررہے ہیں یا ظلم؟

قوم سوچے کہ ہمارے اعمال دین کے مطابق ہیں یا خلاف؟

زمین ظلم وستم اور ناانصافی سے بھر جائے تو پھر اس کی برداشت بھی جواب دے جاتی ہے۔

افسر زمیں کے نیچے دھڑکتا ہے کوئی دل
ورنہ کیوں روز روز آتے ہیں یہ زلزلے

جس طرح زلزلے کے وقت ہم گھروں سے باہر نکلے، اے کاش! اذان کے وقت بھی اپنے گھروں اور دفتروں سے نکل کر مسجدوں کی طرف چلیں۔

اس وقت متاثرین کی امداد اور اُن کی زندگی کی بحالی کے لیے حکومت، قومی اداروں اور پوری قوم کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ یہ بھی اللہ کو راضی کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ۲۰۰۵ء کا زلزلہ اس سے کم تھا لیکن تباہی ہولناک تھی۔ اس وقت موصول ہونے والے امدادی فنڈ میں بھی لوگ کرپشن سے باز نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ پر توبہ کی بجائے مزید گناہ کے مرتکب ہوئے۔ بعض...... لوگ قدرتی آفات ومصائب پر اللہ سے کرتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ سے کیا شکوہ؟ سوائے توبہ کے اور کوئی راستہ نہیں۔ وہی ہے اللہ جس نے بڑی تباہی سے ہمیں بچالیا، اللہ اکبر! اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (یٰسین: ۸۲) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرماتا ہے کہ ہوجا، تو وہ ہوجاتی ہے۔

اگرچہ وزیراعظم اور آرمی چیف نے متاثرین زلزلہ کی بھرپور امداد اور بحالی کا اعلان کیا ہے اور پاک فوج کے جوان امدادی کارروائیوں میں زبردست جذبے کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں لیکن اس عظیم الشان خدمت کو کرپشن سے بچانا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مختلف دینی وسماجی ادارے بھی لائقِ تحسین ہیں جو متاثرین کی امداد وخدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں، سرکشیوں اور بغاوتوں کو معاف فرمائے، ہمیں اپنی اور اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت نصیب فرمائے۔ ہمارے ایمان، جان ومال، اولاد، وطن کی حفاظت فرمائے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے (آمین)۔